مرزا غالب کی فارسی دانی

جناب پروفیسر نظام الدین ایس گوریکر ایم اے، پی ایچ ڈی۔ صدر شعبۂ فارسی اردو سینٹ زیویرس کالج بمبئی

(۲)

(دسمبر ۱۹۶۸ء کے برہان میں گنجائش نہ رہنے کی وجہ سے دو صفحات مجبوراً روک دینا پڑے تھے، جن کو معذرت کے ساتھ اس بار شریکِ اشاعت کیا جا رہا ہے۔ (برہان)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ غالب کی شہرت کا باعث صحیح معنوں میں ان کی اردو شاعری اور ان کے اردو خطوط ہیں لیکن اپنی فارسی دانی کے زعم میں وہ اپنے لئے باعث ننگ تصور کرتے تھے۔

فارسی بین تا بہ بینی نقش ھای رنگ رنگ — بگذر از مجموعۂ اردو کہ بیرنگ منست

نیست نقصان یک دو جزو است از سواد ریختہ — کان وزم برگی ز نخلستان فرہنگ من است

اپنی عربی کے بارے میں لکھتے ہیں: "میں عربی کا عالم نہیں مگر نرا جاہل بھی نہیں، بس اتنی سی بات کہ اس زبان کے لغت کا محقق نہیں ہوں۔ فارسی کے قواعد و ضوابط میرے ضمیر میں اس طرح جاگزیں ہیں جس طرح فولاد میں جوہر" بقول سید غلام علی وحشت: "اگر یہ شخص (غالب) عربی کی طرف متوجہ ہوتا تو عربی شعر میں دوسرا متنبی یا ابو تمام ہوتا اور انگریزی زبان کی تکمیل کرتا تو انگلستان کے مشہور شاعروں کا مقابلہ کرتا۔"

غالب کو علمِ نجوم میں بھی کافی دستگاہ حاصل تھی اور اگرچہ "طبیب نہیں تجربہ کار ضرور ہوں" سے یہ ثابت ہے کہ وہ علم طب بھی جانتے تھے۔ اپنی تحصیلات سے متعلق فرماتے ہیں ؎

ہیچو من شاعر و صوفی و نجومی و حکیم — نیست در دہر قلم مدعی و نکتہ گو است

غالب کو جہاں چوسر اور شطرنج کھیلنے کی عادت تھی وہاں کتب بینی کا بھی شوق تھا۔ لیکن یہ مشہور ہے کہ جامی کی طرح غالب بھی کتابیں دوسروں سے مستعار لیتے اور بعد میں لوٹا دیتے۔ بقول غالب: "میں تو کتاب کو دیکھ لیتا ہوں، مول نہیں لیتا۔"

غالب کھانے پینے کے بڑے شوقین تھے اپنے دسترخوان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ برتنوں کے لحاظ سے یزید کا ہے لیکن مقدار کے لحاظ سے بایزید کا آم اور شراب سے بلا کی رغبت تھی۔

غالب من و خدا کہ سر انجام برشگاں — غیر از شراب و انبہ و برف آب و قند نیست

غالب از می پرستی بگذرم — غوطہ در گرداب طوفان می زنم

یہاں اس امر کا ذکر غیر از دلچسپی نہ ہوگا کہ غالب کے ایک یار عزیز نے لکھا کہ اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں شراب سے اجتناب کیجئے اور حافظ شیرازی کا یہ شعر بطور حوالہ کے لکھ دیا۔

چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شد — رندو سیہ مستی در عہد شباب اولیٰ

غالب جواب میں لکھتے ہیں کہ اب وہ مکتب نشیں طفل سے گذر کر پیر ہفتاد سالہ کے واعظ نے تم نے کئی فاقوں میں سے ایک شعر حافظ کا حفظ کیا ہے اور پھر پڑھتے اس کے سامنے ہو جس کی نظم کا دفتر حافظ کے دیوان سے دو چند سہ چند ہے اور مجموعۂ نثر جداگانہ اور یہ لحاظ بھی نہیں کرتے کہ ایک شعر حافظ کا یہ ہے اور ہزار شعر اس کے مخالف ہیں۔

صوفی بیا کہ آئینہ صاف است جام را — تا بنگری صفائی مئی لعل فام را

ساقی نگر وظیفۂ حافظ زیادہ دار — کاشفتہ گشت طرۂ دستار مولوی

شراب ناب خور و روی می جبیناں بین — خلاف مذہب آناں جمال ایناں را

غالب دین اسلام کے متصوفانہ ڈھانچہ سے دور نہیں تھے۔ خدا کی ذات کو نور محض گردانتے ہیں اور کائنات کی ہر شے کو اس نور کا پرتو سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ مذہبی تصنع اور ریا کاری کے سخت مخالف ہیں۔

فرصت اگرت دست دہد مغتنم انگار — ساقی و مغنی و شرابی و سرودی

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند — حق را بسجودی و نبی را بدرودی

حکیم سنائی کے مطابق مختلف مذاہب مختلف راہیں لیکن منزل ایک ہوتی ہے، غالب کا فکر بھی اسی نظریہ کا حامل نظر آتا ہے۔

مقصود ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست　　ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

اجمالاً غالبؔ کا کلام شعر و ادب کا سدا بہار باغ بھی ہے اور غور و فکر کی پر تمکنت ضیافت بھی، ان کے کلام میں حزن و ملال کا اظہار بھی ہے اور سکون و قرار کا پیغام بھی اور ان کی شاعری مغلیہ دور کا مرثیہ بھی ہے اور ایک نئے دور کی نوید بھی۔

مرنے سے چند روز پہلے غالبؔ اس شعر کا ورد کرتے رہے ؎

دم واپسیں برسرِ راہ ہے　　عزیزو اب اللہ ہی اللہ ہے۔

حیاتِ ذاکر حسین

(از خورشید مصطفےٰ رضوی)

ڈاکٹر ذاکر حسین مرحوم کی خدمتِ علم اور ایثار قربانی سے بھرپور زندگی کی کہانی جس پر پروفیسر رشید احمد صدیقی نے بیش لفظ تحریر فرما کر قابلِ رشک و تحسین بنا دیا ہے۔

* یہ کتاب متعدد انگریزی اور اردو کتابوں، ملکی و غیر ملکی اخبارات و رسائل کی چھان بین کے بعد قلمبند کی گئی ہے۔
* مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی تاریخ کے اہم ترین باب یعنی ذاکر صاحب کے زمانے کے حالات و واقعات تحقیق کی روشنی میں بیان کئے گئے۔
* مؤلف نے خود ذاکر صاحب سے مختلف سوالات کے تفصیلی جوابات اور متعدد ذمہ دار حضرات کے خیالات و تاثرات سے استفادہ کرنے کے بعد اہم واقعات وضاحت سے حوالہ قلم کئے گئے ہیں۔
* کتاب کے آخر میں ببلوگرافی (کتابیات) میں ان تمام اردو اور انگریزی کتابوں اور مضامین کی ایک مفصل فہرست شامل ہے جو ذاکر صاحب کے قلم سے لکھے گئے یا ان پر لکھے گئے۔
* اس کے علاوہ ذاکر صاحب کا عکسِ تحریر بھی کتاب کی زینت ہے جس میں انہوں نے اپنا کچھ حال خود اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے ــ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ چھوٹی تقطیع صفحات ۲۶۸ قیمت =/۱۵